ضربت حیدر

حسان الہند مولانا سید کامل حسین نقوی کامل جائسی

مٹی نہیں کائنات ہستی کوئی ترس دل پہ کھا رہا ہے
خرد شکن منظر نظر ہے مگر مجھے ہوش آرہا ہے

یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے پیہم کہیں نہ ہو طور کا سا عالم
جھکا لے سر طاقت نظارہ کہ کوئی جلوہ دکھا رہا ہے

ہے قصۂ طور کوئی قصہ کہ دیکھ کر بھی نہ جیسے دیکھا
چراغ سینائے نامرادی ابھی تلک جھلملا رہا ہے

گھٹی ہوئی دل کی طاقتوں میں جنون نظارہ کیوں ہے پیدا
کلیم جس کو سلا چکے ہیں کوئی اسے کیوں جگا رہا ہے

یہ پردہ پوشی سے فائدہ کیا تجلیاں گھٹ کے کب رہی ہیں
حریم کعبہ اگر چھپا ہے فروغ کعبہ بتا رہا ہے

جواہر مدح ٹک رہے ہیں علیؑ کا خلعت سجا رہا ہے
زبان پر ہے حدیث خیبر رسول رایت بلا رہا ہے

رجل کہا اور بھر دی طاقت پھر اس پہ کرار کی فضیلت
جو غیر فرار کہہ دیا ہے تو سرد خوں جوش کھا رہا ہے

بلند ہو کر نشان اعظم کسی کی آمد کا منتظر ہے
علم کا پنجہ لچک لچک کر کسی کو جیسے بلا رہا ہے

زباں پہ نادعلیؑ ہے جاری گئے ہیں سلمان کس کو لینے
جسے بلایا تھا شام اسرا وہ آج کس کو بلا رہا ہے

یہ باب خیبر ہے بند ہو کر عدو کے دل کر بڑھا رہا ہے
جو کھینچ لے چرخ سے ستارہ کھڑا ہوا مسکرا رہا ہے

شباب میں رنگ بھر رہے ہیں ابھر کے خال و خد شجاعت
کمر شکستہ ہے دیوگردوں کہ عکس ضربت اٹھا رہا ہے

جو باڑھ پر تیغ کا ہے پانی ہے خون اعدا میں وہ روانی
لہو کا دھارا پھوار بن کر فلک پہ غازہ لگا رہا ہے

سما گلابی سمک گلابی فضا گلابی فلک گلابی
فلک سے سب عرش تک گلابی جہاد عیدیں منا رہا ہے

بہاؤ پر ہے سخن کی کشتی کہ بادباں شہپر ملک ہیں
یم فضائل کا تیز دھارا جدھر مڑوں ساتھ آرہا ہے

ملک سے ہوتا ہے ترک اولیٰ کہ سہل سمجھا ہے ضرب حیدر
جو وزن ضربت کے تولنے کو پروں کو اپنے جھکا رہا ہے

تلی نہ جبرئیل سے جو ضربت بروز خندق نبی نے تولی
بیان ماینطق کا ضامن نبی کے منہ سے سنا رہا ہے

تمام جن و بشر کی طاعت سے ایک ضربت گراں ہوئی ہے
رسول وحی خدا کو سن کر ہمیں یہ مژدہ سنا رہا ہے

''الی القیامۃ'' کی لفظ کہہ کر کیا ہے میزاں کی حد سے باہر
یہ وہ عمل ہے کہ علم باری الگ ترازو بنا رہا ہے

ہے لفظ افضل بھی کتنی مجمل کہ ہے یہ تصریح کتنی افضل
دل انبیاء نہ ٹوٹ جائیں نبی فضیلت دبا رہا ہے